پیغمبرِ امن ﷺ

نبی کریم ﷺ پیغمبرِ امن و سلامتی ہیں۔ دلائل سے واضح کریں۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اکرم حضرت محمد ﷺ کو تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ عرب میں تب بھیجا جب عرب کے لوگ بد امنی، نسل پرستی، انتشار اور اخلاقی بے راہ روی کے اندھیروں میں ڈوب چکے تھے، تب آپ ﷺ ان کے لیے رحمت بن کر آئے انہوں نے وہاں، توحید، اخلاقیات، عدل و انصاف، اور امن سے روشنی بکھیر دی۔ آپ ﷺ آج تک بہترین شخصیات میں سب سے اول ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے ہر پہلو سے لوگوں کو ہدایت دی اور اُن کا ہر عمل معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے تھا۔ مائیکل ہارٹ اپنی کتاب "سو بااثر شخصیات" میں سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اسلامی اور معاشرتی ہر لحاظ سے بہترین نمونہ رہے ہیں اور رہیں گے۔ آپ ﷺ کی زندگی سے متاثر ہو کر اُن کے راستے پر چل کر انسان آج بھی اپنے ہر معاملے کو بہترین طریقے سے گزار سکتے ہیں جس سے ملک کی ترقی بھی ہو سکتی ہے اور معاشرے میں امن بھی قائم ہو سکتا ہے۔

آپ ﷺ سے پہلے عرب: آپ ﷺ سے پہلے عرب کے لوگ بہت سی بد امنیوں کا شکار ہو گئے تھے۔ سب سے پہلے تو وہ لوگ اسلام کو بھول کر بت پرستی، آتش پرستی، نسل کشی، فرقہ واریت جیسے بہت بہت سے کاموں میں ملوث ہو گئے تھے اور اسلام کی تعلیمات کو بھول گئے تھے۔ وہاں کے سرداروں نے بت پرستی اس قدر عام کر دی تھی کہ جو لوگ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے تھے تو اُن کے لیے سزا متعین کر دی تھی۔ وہاں پر عدل و انصاف

کے قوانین توحید سے بھی نہیں۔ غریب یا پھر غلام کوئی غلطی کرتا تو اس کے لیے سنگین سزا ہوتی جبکہ سرداران کو کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ نسل کشی اس حد تک تھی کہ حبشیوں کو غلام ہی تصور کیا جاتا تھا یا پھر غریبوں کو خرید لیا جاتا تھا اور وہ ان کی ملکیت بن جاتے تھے۔ کہیں پر بھی کوئی سردار کسی بھی غریب کا حق چھین لیتا تھا اور ان کی زمین یا ریوڑ پر آسانی سے قبضہ کر لیتے تھے۔ حتیٰ کہ اسلام میں جن مقدس مہینوں میں کسی قسم کا فساد گریز کیا جاتا تھا۔ مشرکین مکہ وہ بھی کرنے لگے اور مقدس مہینوں اور مقدس مقامات کی حرمت کو پامال کرنے لگے۔ لوگوں کی امیدیں مایوسی میں بدل گئی۔ ایسے میں انہیں کسی ایسے سردار کی ضرورت تھی جو سب کو برابری کی سطح پر رکھے اور ہر انسان کو اس کا حق ملے۔

توحید کے ذریعے امن:

آپ ﷺ نے سب سے پہلے توحید کے ذریعے امن کی شروعات کی۔ انھوں نے خود ہر قبیلے میں جا کر اپنے خطبات کے ذریعے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی تبلیغ کی کہ جب تک لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے رہیں گے، وہ لوگ کسی بھی طرح سے امن کو قائم نہیں کر سکیں گے۔ جیسے کہ قرآن کی ایک سورۃ بھی اسی نام سے ہے: قل ھو اللہ احد ۞ اللہ الصمد ۞ لم یلد ولم یولد ۞ ولم یکن لہ کفوا احد ۞ ترجمہ: کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی جبر سے دین کی تبلیغ کی کہ وہ ہمیشہ امن کے حق میں رہے اور امن قائم کرنے کے لیے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے، جیسا کہ اسلام کا لفظی معنیٰ بھی ہے: "امن"۔ اسلام نے خود ہمیشہ

امن کی ہی تعلیمات دی۔

خاندان کے ذریعے امن: آپ ﷺ نے انفرادی اور معاشرتی ہر لحاظ سے امن قائم کرنے کے طریقے بتائے لیکن انسان جب بھی نیکی کا کام شروع کرتا ہے تو سب سے پہلے ہر گھر کے فرد اور رشتہ داروں سے شروع ہوتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے خاندان کے ذریعے امن قائم کرنے پر پہلے بیان دیا کہ جو اپنے گھر میں امن قائم نہیں رکھ سکتا وہ معاشرے میں کیسے امن قائم کرے گا۔ آپ سے پہلے عرب میں دستور تھا کہ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دیتے تھے تو آپ ﷺ نے بیٹیوں کو رحمت قرار دیا اور اپنی بیٹی فاطمہؓ کو مثال بھی بنایا کہ جب بھی بیبی آتی آپ ﷺ کھڑے ہو کر ان سے ملتا اور ان کا بوسہ لیتے۔ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: ترجمہ: "اور جب کو ان کو بیٹی دی جاتی ہے تو ان کے چہرے سرخ پڑ جاتے ہیں اور شرمندگی سے چھپتے پھرتے ہیں کیا کہ اسے رکھے یا زمین میں دبا دیں۔ خبردار! یہ بہت برا عمل ہے" اسی طرح آپ ﷺ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس کہا اور فرمایا جس طرح شوہر کا بیوی پر حق ہے اسی طرح بیوی کا شوہر پر حق ہے۔ اور پھر والدین کے لیے کہا کہ جب تمہارے والدین ضعیف ہو جائیں تو ان کے آگے اف نہ کرو۔ آپ ﷺ نے ہر رشتہ کے لیے تعلیم و تربیت دی کے صلح رحمی سے پیش آؤ اور امن قائم کرتے رہو۔

معاشی نظام کے ذریعے:

اس وقت سرداران عرب اس قدر سرکش ہو گئے تھے کہ تمام خطے میں اپنی حکومت سے غریبوں کو مزید غربت میں دھکیل رہے تھے۔ غریبوں کو صرف مزدوری اور کاشت کاری کے

لیے رکھا جاتا تھا اور جس کا معاوضہ بھی ان کی اجرت کے مطابق
نہیں دیتے ہے۔ رشوت خوری اور سود عام ہوگیا تھا تب
آپ ﷺ نے معاشی نظام ایسا قائم کیا کہ رشوت اور سود کو حرام
قرار دے دیا اور ایسا کرنے والوں کے لیے سزا بھی مقرر کر دی۔ اور زکوٰۃ
کو لازمی قرار دے دیا تاکہ تمام لوگوں تک دولت پہنچے اور
کوئی شخص دولت کے نشے یا اس کی ہمت میں کسی غریب یا کمزور
آدمی کا حق نہ مار سکے۔ قرآن کریم میں بھی ہے کہ جب کسی
مخصوص گروہ تک ہی دولت گردش کرتی رہتی ہے تو وہ قوم کبھی
ترقی نہیں کر سکتی اور پسر لش ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ جب بھی
کسی جنگ سے بیت المال لاتے تو اس کو مخصوص حصوں میں تقسیم
کرتے تاکہ ہر طبقے کے لوگوں تک حصہ پہنچے جو جنگ میں شریک
نہیں بھی ہوئے۔

اخلاقی بے راہ روی: تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم میں
جھوٹ، چوری، رشوت خوری جیسے گناہ بڑھ جاتے ہیں تو اس قوم
کا امن سب سے پہلے غارت ہوتا اور کسی بھی قوم کی پستی میں
سب سے پہلے بد امنی ہی جنم لیتی ہے جو کہ اخلاقی بے راہ روی سے
ہی بڑھتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم میں سب سے بہترین انسان
وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں"۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اخلاقیات
کا درس دیا اور چوری جیسے جرم کے لیے ہاتھ کاٹنے کی بھی سزا
رکھی۔ جو شخص اخلاقی طور پر پیچھے ہو وہ معاشرے میں امن
کیسے قائم کرے گا۔ مثلاً کسی لڑائی میں وہ ناحق کا ساتھ جھوٹ
دے کر کرے تو ایک تو ناحق والے کو شہ ملے گی کہ وہ اور ایسے
فساد برپا کرے اور جو حق پر ہوگا وہ مایوسی میں جائے گا جس
سے یا تو وہ بھی ویسے کام کرنے شروع کر دے گا یا پھر کسی اور غیر اخلاقی
کام میں ملوث ہو جائے گا۔ آپ ﷺ کا اخلاق تو سب سے بہترین
تھا آپ ﷺ تو اس عورت کی عیادت کو بھی گئے تھے جو روز آپ ﷺ کے
گھر پر کوڑا پھینکا کرتی تھی جو آپ ﷺ کے اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام کے
مذہب کو قبول کر لیتی اور ان کاموں کو ترک کر دیا۔

وسعت نظر اور برداشت:

آج ہر ملک میں سب سے زیادہ بدامنی بے صبری اور تنگ نظری کے باعث ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **لا اکراہ فی الدین** کہ اور دین میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں۔ اسلام کیونکہ امن کا پیغام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سورۃ الکہف میں بھی بتاتے ہیں کہ تمہارے اپنے رسول ہیں اور ان کے اپنے رسول اور جو ہدایت پائے۔ قرآن کریم میں تو تفرقہ بازی سے بھی سختی منع فرمایا گیا ہے کہ اس سے بدامنی پھیلے گی۔ آپ ﷺ نے بھی کبھی کسی نفس پر جبر نہیں کیا۔ انھوں نے اسلام عام اپنے اخلاق اور اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے کیا۔ اگر آج لوگ ایک دوسرے کے مذاہب کو برا بھلا کہنے سے گریز کریں اور ہر انسان کے عمل کو ان تک محدود رہنے دیں تو دنیا میں امن عام ہو جائے گا۔ جس طرح آپ ﷺ نے عرب اور اس کے اردگرد کے تمام خطوں میں امن قائم کیا۔

عدل و انصاف اور برابری: ڈاکٹر شہباز منج رقم طراز ہیں کہ: کسی بھی لیڈر کا اپنے عام لوگوں میں ان کی طرح مل کر رہنا بہت مشکل ہے لیکن آپ ﷺ کو ہمیشہ صحابہ کرام کے برابر میں دیکھا۔ آپ ﷺ خاتم النبیین سرکار دو عالم اور اللہ کے عزیز ترین ہونے کے باوجود کوئی خاص منصب اپنے لیے مختص نہیں کیا۔ کوئی بھی اگر باہر سے آتا تو آپ ﷺ کو صحابہ سے تفریق کرنا مشکل ہوتا حتیٰ کہ مسجد قبا، مسجد حرام یا پھر صلح حدیبیہ یا غزوہ خندق کے وقت صحابہ کے ساتھ مل کر مزدوری کی اور کام کیا۔ عدل و انصاف کے اتنے پابند تھے کہ ایک دفعہ جب قریش کے قبیلے میں سے کوئی چوری کا مرتکب ہوا تو انھوں نے اسامہ بن زید کو

ہوا۔ آپ ﷺ جو اسامہ بن زید ؓ کو بہت عزیز رکھتے تھے کہتے سنا کہ وہ فاطمہ ؓ کی سفارش لے کر آئیں ہیں قریش کے لیے تو آپ ﷺ نے طیش میں آ کر کہا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ ؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ انصاف اور برابری کی کبھی بھی اہل بیت کو کسی معاملے میں آگے نہیں رکھا۔ جس سے معاشرے میں کبھی بدامنی نہیں ہوئی بلکہ بدامنی کا خاتمہ کیا۔

غزوات کے ذریعے امن: آپ ﷺ کی زندگی کا تجزیہ کیا جائے تو ان کی زندگی میں ہونے والی تمام تر جنگوں کا مقصد امن تھا جانبداری یا غیر جانبداری طور پر آپ ﷺ نے ہمیشہ امن قائم رکھنے کی کوشش کی حتیٰ کے جنگ کے میدان میں بھی انھوں نے صلح کے راستے فراغ کیے کہ اگر کوئی شخص جنگ نہیں کرنا چاہتا تو وہ کبھی بھی اسلام قبول کر سکتا ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی آپ نے امن قائم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ حتیٰ کہ جنگ سے گریز کرنے کے لیے انھوں نے نا معروف راستہ اپنایا جو بہت مشکل اور کٹھن تھا۔ پھر میدان میں بھی انھوں نے بات چیت کی راہ فراغ کی اور جب مخالفین نے صلح کی پیشکش کی تو آپ ﷺ نے فوراً قبول کر لی جبکہ آپ ﷺ کے کچھ اصحاب کو صلح کی کچھ شرائط پسند نہ تھی آپ ﷺ نے امن قائم کرنے کے لیے اپنے خاندان کو بھی پیچھے نہ رکھا۔ جیسے مباہلہ کے میدان میں بھی مشرکین نے اپنے خاندان لائے اور آپ ﷺ سے ان کے خاندان لانے کی بات کی تو آپ ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ ؓ اور ان کے بیٹوں اور حضرت علی ؓ کے ہمراہ گئے اور ان سے مباہلہ کر لیا۔

انسانی حقوق کے ذریعے امن:

آپ ﷺ نے قرآن پاک کی سورۃ النساء سے آیت پڑھی اور بتایا کہ جب تمہارا کوئی قریبی یا رشتہ دار ترکہ چھوڑ جائے تو اس میں تمہاری عورتوں اور مردوں کا بھی حق ہے۔ آپ ﷺ نے وصیت چھوڑ جانے والوں کے لیے بھی تقسیم بتائی

کہ تمام دولت کوئی ایک شخص نہ لے جائے اور بتایا کہ بیٹوں کا بھی حق ہے جیسے طرح تم پر تمہارے بیٹوں کا حق ہے اور بیوی کو بھی حق دیا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں فاطمہؓ کے حق میں کوتاہی نہ کر دوں۔ آپ ﷺ نے یتیموں اور غریبوں کے حقوق بھی بتائے کہ ان کو کوئی تکلیف نہ دو اور کہا خبردار یتیموں کا حق نہ کھانا۔ والدین کے لیے کہا کہ تم پر حق ہے کہ تم اپنے والدین کی خدمت کرو اور ان کے آگے اونچی آواز میں بات نہ کرو۔ اور فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ بے خبر کوئی نہیں جس کے پڑوسی بھوک پر رہیں اور وہ خود سیراب ہو کر کھائے۔

خلاصہ:

آپ ﷺ نے زندگی کے ہر پہلو پر بات کرتے ہوئے ہمیشہ امن کا پیغام دیا اور اس پر عمل بھی کیا۔ چاہے طائف کے شریر بچوں کی برداشت کرنا ہو یا جنگ کا مقام ہو آپ ﷺ نے امن کو کبھی ختم نہ ہونے دیا اور امن کو قائم رکھتے ہوئے ہی اسلام کی تعلیمات کو عام کیا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف عرب میں بلکہ روس، یمن اور ایسے کئی ممالک میں خطوط بھیجے اور مختلف سرداران کے گھروں میں شادیاں کر کے سرداران کو امن عام کیا۔ آپ ﷺ کی زندگی پر غور و فکر کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چل کر ہی آج دنیا میں امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ جس کو کسی بھی طور پر فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آج کے دور میں بھی کسی ایسے سردار کی ضرورت ہے جو آپ ﷺ کی تعلیمات پر مکمل پیرا یاں ہو کر دنیا میں امن لا سکتا ہے۔